Scanned with CamScanner

عابدہ سبین

دل کی آہٹوں میں

"تم کسی دوسری ایکٹویٹی میں حصہ لے لو ہم اعتراض نہیں کریں گے مگر افتخار شاہ کی پارٹی تم جوائن نہیں کرو گے......" فرحان کی ضد پر وہ سختی سے بولی تھی

"کم آن فرینڈز میں کون سا صدر پاکستان

سامنے سے آتے ہارون پر پڑی تھی۔ فرحان کے جبڑے بھنچ گئے تھے مگر ضبط کر گیا۔ ہارون ہائے کہتا بیٹھ گیا۔

"صبح سے غائب ہو کہاں ہو؟"

"لائبریری کے علاوہ ہارون اویس کہاں ہوں

مکمل ناول

کے لئے اٹھ رہا ہوں اسی جامعہ کی......"

"ہم منع کر چکے ہیں یار اور تم افتخار شاہ کو منع کر دو گے۔" نعمان نے بھی حصہ لیا۔

"اور اگر میں نہ مانوں تو؟"

"شوق سے...... مگر ہم پانچوں سے آج کے بعد تمہارا ہر تعلق ختم۔" فاروقی نے حتمی فیصلہ دیا اور سب اٹھ کھڑے ہوئے۔

"ارے...... ارے...... ہوش کرو میرے یارو پلیز...... سٹ ڈاؤن کم از کم میں یہ افورڈ نہیں کر سکتا......" فرحان نے ہاتھ جوڑے تو فاتحانہ انداز میں مسکرا کر بیٹھ گئے۔

"اپنے پاپولر ہونے کے شوق کو تم کسی اور طرح بھی پورا کر سکتے ہو مگر اس بھونڈے شخص کے ساتھ نہیں......" صدف نے کہا تھا۔

"ہاں تو اور کیا؟ تم ہارون کی طرح بھی خود کو پاپولر کر سکتے ہو......" عامر نے مسکرا کر کہا اس کی نظر

گئے؟" فرحان کا رویہ سرد تھا وہ ہلکے سے مسکرا دیا۔

"تم سمجھدار نہیں ہو گئے کچھ......"

"آپ کی صحبت خاص کا کمال ہے۔" وہ طنزاً گویا ہوا ہارون اگنور کر گیا اس کے اس رویے پر سب حیران ہوئے تھے۔

"سر رضوان سے ملنا ہے ساتھ چلو گی؟"

"ہاں چلو...... کچھ خاص کام؟" صدف نے پوچھا۔

"کہہ سکتی ہو......" پھر کچھ رک کر وہ فرحان سے مخاطب ہوا تھا۔

"سنا ہے تم افتخار شاہ کی پارٹی جوائن کر رہے ہو؟"

"ہاں...... پھر؟"

"تم اچھے انسان ہو اور آج کے دور میں سب سے مشکل کام اپنا امیج برقرار رکھنا ہوتا ہے۔ وہ سنا ہے ناں بد اچھا بدنام برا...... افتخار شاہ برا ہے اور اس

digest library.com

digest library.com

Scanned with CamScanner

کے ساتھ رہنے سے تمہارے نام پر بھی برا اثر پڑ سکتا ہے۔"

"تم کیوں انوالو ہو رہے ہو میرے معاملات میں؟"

"صدف کے حوالے سے کہہ رہا ہوں ورنہ مجھے فرق نہیں پڑتا۔"

"پھر صدف تک اپنے مشورے رکھا کرو پلیز۔" فرحان کتابیں سمیٹ کر چلا گیا۔

"مجھے فرحان کی سمجھ نہیں آتی کیوں تم سے اتنا روڈ ہو جاتا ہے؟"

"سنو مجھے اس کے ہی نہیں کسی کے بھی رویے سے فرق نہیں پڑتا۔ تم کیوں نادم ہوتی ہو؟" ایک نظر صدف پر ڈال کر وہ آگے بڑھ گیا اور وہ اکیلی کوریڈور میں کھڑی لب کچل رہی تھی ایک انجانے افسوس سے۔

☆☆

"فرحان نوٹس لے آئے ہو رے؟" صدف اس سے پوچھ رہی تھی۔

"اونو...... بھول گیا۔" اس نے سر تھاما۔

"یار ایک بری خبر۔" عامر دوڑا آیا تھا۔

"کیا؟" صدف اور کرن یکدم بولیں۔

"ہارون کا ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ افتخار شاہ نے گاڑی سے جان بوجھ کر اسے ٹکر ماردی۔"

"کیا اور ہارون؟" صدف کا سانس رک گیا۔

"اسے اسپتال لے گئے ہیں۔" فرحان کے اطمینان پر اس کا دل بہت برا ہوا تھا۔

"گویا تم جانتے تھے...... افسوس فرحان میں تمہیں اتنا خود غرض نہیں جانتی تھی...... جانے اس نے کیا بگاڑا ہے تمہارا؟" وہ وہاں سے اٹھ گئی۔

ہارون آٹھ دن بعد آیا تو پیشانی اور کلائی پر بینڈیج تھی صدف نے دور سے ہی دیکھا تھا پھر لپک کر آئی۔

"کیسے ہو اب تم......؟" اس کے انداز میں جتنی فکرمندی تھی ادھر اتنی ہی سرد مہری۔

"فائن تھینک یو۔"

"ہارون پلیز!" وہ جانے لگا تو صدف پکار اٹھی۔

"تم مجھے کم از کم فرحان کی سزا مت دو خفا مت ہو پلیز۔" ہارون نے باقاعدہ اس پر غور فرمایا تھا۔

"سوری ٹو سے مس صدف مجھے قطعی کسی سے خفا ہونا نہیں آتا۔ آپ سے میرا خفگی والا کوئی تعلق نہیں۔"

"ہم سب تم سے شرمندہ ہیں ہارون...... سوری......"

"ایکسکیوزمی میری کلاس ہے۔" وہ گھڑی دیکھ کر بے نیاز سا آگے بڑھ گیا۔

وہ فرحان سے خفا تھی تین دن سے ان میں قطعی بات چیت بند تھی۔ ہارون سے فرحان کے ہتک آمیز رویے پر وہ بددل ہوتی تھی۔

"اچھے دوست تین دن سے زائد خفا نہیں رہتے چلو صلح کرلو میں سوری کرتا ہوں بس......" وہ کلاس لینے جا رہی تھی فرحان سامنے آ گیا۔

"میری تم سے کوئی ناراضگی نہیں اب ہٹ جاؤ پلیز!"

"خدا گواہ ہے صدف تمہاری ناراضگی سے

digest library.com

میری جان پر بن آتی ہے میں تین راتوں سے سویا نہیں پلیز!''

''تم بہت سنگ دل ہو فرحان......''

''آئی ایم سوری...... چلو ان کی عیادت کر لیتے ہیں۔''

''میں کر چکی ہوں تم جاؤ...... واپسی پر ملیں گے۔'' وہ لب پھیلاتی چلی گئی۔ ہارون کو بیٹھا دیکھ کر وہ اس کی طرف بڑھ گیا۔

''ہیلو...... کیسے ہو؟'' ہارون اویس اس کی ہر کیفیت سے واقف تھا۔

''ٹھیک...... ہوں......''

''کچھ دن مزید ریسٹ لے لیتے۔''

''میں مزید افورڈ نہیں کر سکتا تھا۔''

''کم آن ہارون! لیکچر ہم سے پوائنٹ لے کر نوٹ کر لیتے۔''

''تھینکس مگر مجھے احسان لینا پسند نہیں۔'' فرحان محض کاندھے اچکا کر رہ گیا۔

''اوکے فرحان مجھے ذرا لائبریری جانا ہے۔'' ہاتھ ملاتے ہوئے وہ بولا تھا۔ فرحان بھی مسکرا کر خدا حافظ کہتا ہوا چلا گیا۔

☆☆

''السلام علیکم۔'' وہ تیزی سے گزر رہی تھی جب ہارون کی آواز پر رک گئی۔

''وعلیکم السلام...... کیسے ہو؟'' مسکرا کر بولی تھی ہارون بھی اس کے ساتھ چلنے لگا۔

''دو دن بعد آئی ہو تم خیریت؟'' عام سے لہجے میں پوچھا تھا وہ سر ہلانے لگی۔

''ہاں...... وہ فرحان کے بڑے بھائی کی شادی ہے ناں...... تو آج کل بس...... رات ان کی مہندی تھی...... اسی وجہ سے میرے علاوہ سب غائب ہیں میں بھی اس کی ناراضگی مول لے کر آئی ہوں۔''

''کہیں بیٹھتے ہیں۔'' ہارون بولا پھر قریبی بینچ پر دونوں بیٹھ گئے۔

''فرحان کزن ہے تمہارا؟''

''نہیں تو...... کیوں؟'' وہ چونک کر پوچھنے لگی۔

''یوں ہی پوچھ رہا تھا۔'' وہ نفی میں گردن ہلانے لگا۔

وہ دونوں خاموش تھے کہ یکدم جامعہ میں بھگدڑ سی مچ گئی...... اچانک فائرنگ کی آواز آئی پھر تو جیسے اس کے قدموں تلے سے زمین نکل گئی۔

''اونو......'' ہارون لپک کر اٹھ کھڑا ہوا۔

اسٹوڈنٹس تیزی سے بھاگنے لگے تو حالات کی نزاکت کا احساس دوبالا ہو گیا۔ ہارون نے گہری سانس لی پھر اس کا ہوائیاں اڑتا فکر مند چہرہ دیکھا۔

''کم آن صدف میں چھوڑ دوں گا تمہیں...... آؤ......'' اس کا نازک برف سا ہاتھ یکدم اس کی مضبوط گرفت میں چلا گیا۔ وہ ایسی سچویشن میں انکار کر بھی نہیں سکتی تھی سو تیزی سے ساتھ چلنے لگی۔ ہارون نے اسے بٹھاتے ہی بائیک اسٹارٹ کر دی اور جب تک جامعہ کی حدود سے نہیں نکلے اس کی ٹانگوں سے دم نکلتا رہا۔ ہارون کے کاندھے پر اس کے ہاتھ کا دباؤ اس کی کیفیت ہارون پر آشکار کر رہا تھا۔

''ریلیکس صدف اب ہم بہت دور آ چکے ہیں۔'' نم ہاتھ پر پل بھر اس کا ہاتھ رکا تھا۔ صدف نے گہری سانس لی۔

digest library.com

Scanned with CamScanner

digest.library.com

"تھینک یو ہارون۔" سارے راستے وہ یہی لفظ کہتی آئی تھی اور سچ بھی تھا اگر یہ نہ ہوتا تو شاید وہ وہیں خوف سے مرجاتی۔

"آجاؤ چائے پی کر جانا۔"

"پھر کبھی......" مسکرا کر معذرت کی اور بائیک اسٹارٹ کردی مشکور نظروں سے دیکھتی وہ بھی گیٹ کی طرف مڑ گئی......

جامعہ بند ہوچکی تھی کچھ دن کے لئے، یہ اطلاع اسے اگلے دن ہی مل گئی تھی۔ اس نے آرام سے فرحان کے بھائی کی شادی اٹینڈ کی تھی اور رات گئے تک سیمسٹر کی تیاری بھی جاری رکھی۔ اس وقت بھی اہم اسائنمنٹ کے چند پوائنٹ نہیں مل رہے تھے۔ تب اس نے ڈھونڈ کر پہلی بار ہارون اویس کا نمبر ملایا تھا۔

"ہیلو ہارون......"

"ہولڈ ڈاؤن پلیز......" کہہ کر ریسیور کان سے ہٹایا گیا۔

"ہارون تیرا فون ہے۔"

"ہیلو......کون؟" یہ یقیناً ہارون تھا۔

"صدف سفیان ہوں......آپ کی......"

"پہچان گیا ہوں بھئی اتنی بری یادداشت بھی نہیں، کیسے فون کرلیا؟"

"تم بزی تھے؟"

"ہوں......بٹ اینی وے تم کہو کیا بات ہے؟"

"آئی ایم سوری......دراصل مجھے کچھ پوائنٹ نہیں مل رہے، تم سے ڈسکس کرنا تھا کہ......اگر وقت ہو تو......"

"ڈونٹ بی فارمل کہو۔"

تب ہمت کرکے اس نے پوچھا تقریباً پندرہ منٹ تک وہ ڈسکس کرتے رہے۔

"تھینکس اے لاٹ ہارون تم نے اتنا وقت دیا۔"

"اٹس او کے......"

"اچھا......اللہ حافظ" مسکرا کر فون رکھا ہی تھا کہ بیل ہونے لگی۔

"ہیلو"

"حد ہوگئی یار آدھے گھنٹے سے انگیج جارہا تھا فون۔" دوسری طرف فرحان تھا۔

"ہاں بس وہ ہارون سے بات کررہی تھی۔"

"یہ ان صاحب کے فون کب سے آنے لگے؟" حسب توقع چڑ گیا۔

"فون میں نے کیا تھا کیونکہ مجھے اس سے کام تھا۔" کاٹ دار لہجے پر وہ چپ ہوگیا۔

"او کے شام میں آجاؤ سب کا ڈنر کا پروگرام ہے۔"

"سوری، میں نہیں آسکتی۔"

"نو پرابلم میں آجاؤں گا لینے۔"

"بہت ضدی ہو تم فرحان۔"

"ڈونٹ وری تم صرف محبت ہو ضد نہیں۔"

"آئی تھنک مجھے فون بند کردینا چاہئے۔"

"اے صدف سنو......پلیز مان جاؤ ناں سب اکٹھے ہورہے ہیں شام میں۔"

"خود آجانا ممی سے اجازت لے لینا، وہ مان گئیں تو آجاؤں گی۔"

"تھینک یو ڈیئر۔" وہ بولا تو صدف نے فون رکھ دیا۔

☆☆

Scanned with CamScanner

''پکنک پر سب جائیں گے۔'' یہ فرحان تھا۔

''میرے علاوہ اور اس بار تم ضد نہیں کرو گے۔''

''پرامس نہیں کروں گا ریکویسٹ کرلوں گا مان لوگی ناں؟'' وہ مسکرادی تھی۔

''ممی نہیں مانیں گی۔''

''منالوں گا تمہاری خاطر سب کرنے کو تیار ہوں تم مانو تو۔''

''او...... او......'' عامر اور نعمان کی معنی خیز آواز پر وہ گھورنے لگی جبکہ وہ ڈھٹائی سے مسکرادیا۔

''فی الوقت فنکشن کا سوچو......''

''ہمیشہ کی طرح انشااللہ بور ہی ہوگا۔'' فرحان بولا۔

''شکل جیسی منحوس باتیں ہی کرنا......'' وہ چڑ گئی۔

''سنا ہے اس دفعہ ڈبیٹر صاحب گانے کا شوق فرمائیں گے؟''

''آر یو جیلس......؟''

''مجھ میں ایسی کیا خامی ہے جو اس سے جلوں گا؟''

''وہ جو کرتا ہے اچھا کرتا ہے اور یقیناً اس میں اتنا ٹیلنٹ ہے کہ ہر کام کرلیتا ہے۔''

''رئیلی...... مجھے علم نہیں تھا کہ اس کی فیور ہمارے پاس بیٹھی ہے......'' طنزیہ انداز تھا۔

''طنز مت کرو تم نے جیلس نہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔''

''میں نہیں آؤں گا فنکشن میں۔''

''ڈونٹ کیئر پھر ہم سے توقع مت رکھنا کہ پکنک پر تمہارے ساتھ جائیں گے۔'' سنجیدگی سے کہہ کر اٹھنے لگی تو کلائی پکڑ کر بٹھالیا۔

''نام میرا بدنام کیا ہوا ہے کہ ضدی ہو حالانکہ کم تو تم بھی نہیں...... بلیک میلر ہو......''

''کیا کریں کرنا پڑتا ہے تمہیں ٹھیک کرنے کے لئے۔''

''کچھ لوگوں کی ناک پر غصہ کتنا سوٹ کرتا ہے ناں اکڑی اکڑی نخرے والی ناک۔''

''چوٹ کررہے ہو میری ناک پر؟'' شرارت پر وہ ہنس گئی۔

''ایکسکیوزمی صدف پلیز دو منٹ بات سن لیں۔'' ہارون کی آواز پر فرحان کی وسیع پیشانی پر بل سمٹ آئے......

''اوکے......'' وہ بولی پھر اٹھنے لگی تو فرحان چپ نہ رہ سکا۔

digest library.com

''بات یہاں بھی ہوسکتی ہے ہم اس کے بیسٹ فرینڈ ہیں۔''

''ہوں مگر بات ان کے متعلق نہیں میرے متعلق ہے اور میرا کوئی دوست نہیں......'' وہ ازلی صاف گوئی سے بولا تھا۔ صدف نے آنکھوں سے فرحان کو چپ رہنے کی تنبیہ کی تھی۔

''ہارون اسے رہنے دو چلو آؤ۔''

''ہم کینٹین میں ہیں فرصت مل جائے تو آجانا......'' فرحان کی آواز پیچھے سے آئی تھی۔

☆☆

دھیرے سے کوئی میرے دل کی رانی ڈھونڈے
خوابوں سے پرے کہیں کوئی مجھ کو لے چلے
بادل کی طرح کوئی سایہ آنچل کا ملے

Scanned with CamScanner

میرے ہر احساس کو مجھ سے ہی زیادہ جان لے
تنہا ہے سفر اپنا کوئی مجھ کو کہے
وہ میری سحر وہ میری شاموں میں رہے
دل کی آہٹوں میں صدائیں اس کی ہی رہیں
وہ خاموشیاں بھی نجانے کیا کیا کہیں
کھویا رہوں اس کی باتوں میں سدا
ڈھونڈوں اسے تنہائیوں میں سدا

خوبصورت آواز اور لہجے سے سب متاثر ہوئے تھے۔ گانا ختم ہوتے ہی تمام ہال تالیوں سے گونج اٹھا اور اسی پسند کے باعث اسے فرسٹ پرائز ملا تھا۔

''اب میں وعدہ پورا کر چکا ہوں تم نے جانا ہے اب۔'' فنکشن ختم ہوتے ہی فرحان ضد پر اتر آیا۔

''امی سے پرمیشن لے لو میں تیار ہوں۔''

''پکی پاکستانی سیاستدان والی بات ہے یہ۔''

''اچھا دیکھا جائے گا۔ فی الوقت بھوک لگی ہے کچھ کھلاؤ۔'' اس نے فرحان کو زبردستی کینٹین کی طرف گھسیٹا وہ اچھا اچھا کرتا اس کے ساتھ چل دیا۔

''ہارون گاتا بہت اچھا ہے۔''

''زبردست!'' اس کے منہ سے ہارون کی تعریف حیران کن تھی۔ اندر داخل ہوتے ہارون پر نظر پڑی تو فرحان نے فوراً ہاتھ کے اشارے سے بلا لیا۔

''کانگریچولیشن یار...... بریلینٹ''

''تھینکس......'' وہ تکلف سے بولا جب ہی باقی تمام فرینڈز نے بھی انہیں جوائن کر لیا۔

''آئی تھنک مجھے چلنا چاہئے اب۔''

''نہیں یار بیٹھو ناں کبھی ہمارے ساتھ بھی بیٹھ جایا کرو بی لیومی سلامت واپس جاؤ گے۔'' فاروق کی بات پر دھیرے سے ہنس دیا۔

''پانچ دن بعد یہ منظر ہوگا مگر ٹریٹ صدف کی طرف سے ہوگی مزہ آئے گا۔'' عامر نے لہک لہک کر کہا۔

''کس خوشی میں؟'' چمک کر بولی۔

''آپ کے جنم دن کی خوشی میں......''

''ویسے جیمنائی اسٹار کے لوگ چالاک ہوتے ہیں۔'' کرن کا بہت انٹرسٹ تھا اسٹارز میں۔

''آپ کا کیا اسٹار ہے ہارون بھائی؟''

''اسکارپیو......'' سادہ لہجے میں بتایا۔

''اور ڈیٹ......'' صدف نے پوچھا۔

''اکتوبر......نومبر میں ہوگی کیوں؟''

''بتا دو یار شاید صدف نے تمہیں گفٹ دینا ہو؟''

''لیکن مجھے گفٹ لینا قطعی پسند نہیں۔'' وہ سنجیدگی سے کہتا اٹھ گیا وہ جانے کیوں شرمندہ سی ہو گئی۔

☆☆

آج کا پورا دن انہوں نے انجوائے کیا تھا اور اب واپسی کے وقت سب کے جانے کے بعد وہ پوائنٹ کے انتظار میں کھڑی تھی۔

''ہیپی برتھ ڈے۔'' خوبصورت سا بوکے اس کی جانب بڑھاتے ہوئے ہارون بولا تو وہ چونک گئی۔

digest library.com

Scanned with CamScanner

"تھینک یو۔ تمہیں پتہ کیسے چلا؟"

"اس دن ذکر ہو رہا تھا ناں تو یاد رہا۔" مسکرا کر بولا تھا۔

"فرینڈز سب چلے گئے؟" اسے اکیلی دیکھ کر پوچھا تو سر ہلا دیا۔

"پکنک پر جاؤ گے؟"

"اوں ہوں۔" نفی میں سر ہلایا۔

"ہارون تم کچھ ڈیفرنٹ ہو دوسروں سے......"

"نہیں بالکل عام سا بندہ ہوں معمولی سا۔"

وہ خاموشی سے ایک نگاہ اس پر ڈال کر سامنے دیکھنے لگی تو چیخ پڑی۔

"اونو...... میرے روٹ کی آخری پوائنٹ بھی مس ہوگئی۔ اب کیا ہوگا کاش میں فرحان کے ساتھ ہی چلی جاتی!"

"میں چھوڑ سکتا ہوں آپ کو۔"

"مجھے اچھا نہیں لگتا پہلے بھی ایک بار آپ کو میری وجہ سے زحمت اٹھانی پڑی تھی۔"

"آئی نو مس صدف میری بائیک آپ کے قابل نہیں مگر برے وقت میں ہیلپ فل ہے۔"

"کوئی ٹیکسی وغیرہ آجائے گی ہارون تمہیں خوامخواہ تکلیف ہوگی۔"

"کم آن صدف بیٹھ جائیں۔" اس کے اتنے اصرار اور گھڑی کی سوئیاں دیکھ کر لاچار اسے بیٹھنا ہی پڑا اور وہ مسکرا کر صرف تھینک یو کہہ سکا۔

☆☆

"کم آن فرحان سب جا رہے ہیں پلیز کیا سوچیں گے وہ لوگ کہ تم میری وجہ سے نہیں گئے۔"

"مگر مجھے مزہ نہیں آئے گا تمہارے بغیر۔"

"اگر میں کہوں میری خاطر چلے جاؤ۔" وہ نہیں چاہتی تھی باقی دوستوں کے دل برے ہوں کیونکہ سب جان جاتے کہ اس کے باعث ہی فرحان نے منع کیا ہوگا۔

"بہت خبیث لڑکی ہو تم جانتا ہوں اس کی وجہ کیا ہے بٹ اینی وے چلا جاؤں گا۔"

digest library.com

☆☆

"کل انجوائے کیا......؟" مل کر بیٹھے تو اس کا پہلا سوال تھا ان سب کو جیسے یکدم بریک سے لگ گئے عجیب سی خاموشی تھی۔

"لگتا ہے بور ہوئے ہو؟"

"ہوں...... تم جو نہیں تھیں۔" فرحان نے باقی چاروں کے چہروں پر خاموشی برقرار رکھنے کا لیبل دیکھ لیا تھا۔

"بتاؤ ناں فاروق...... کرن۔"

"نتھنگ یار! رہنے دو کوئی اور بات کرو۔"

"خیریت۔ کوئی بات ہوگئی تھی؟" عامر کی بات پر جیسے اس کے ذہن میں خطرے کی گھنٹیاں بج اٹھیں۔

"دفع بھی کرو صدف اور کوئی ٹاپک نہیں؟"

"نہیں بتانا چاہتے تو صاف کہہ دو۔ میں ضد بھی نہیں کروں گی۔" وہ خفگی سے کہہ کر اٹھ گئی۔

☆☆

ٹیپ ریکارڈر آف ہو جانے پر اس کے ہلتے پاؤں رک گئے اور آنکھوں پہ دھرا بازو ہٹایا تو

Scanned with CamScanner

سامنے چاچو کھڑے مسکرا رہے تھے۔

''چاچو......'' لپک کر سینے سے آلگا۔

''اتنی اچانک؟ فون کردیتے میں لینے آجاتا۔''

''سوچا تھا مگر پھر دل نے ضد کرلی کہ سرپرائز دیا جائے۔'' انہوں نے ہارون اویس کا روشن ماتھا چوما۔

''بائی دی وے کس کے خیالوں میں گم رہنے کا پروگرام بنارہے تھے میرے سپوت۔'' چھیڑا تو چہرے اور آنکھوں میں خوبصورت رنگ دیکھنے لگے۔

''میں صرف آپ کو اپنے سپنوں میں دیکھتا ہوں۔''

''او......ٹالا جارہا ہے۔''

''اوں ہوں......آپ جانتے ہیں آئی لودس سانگ۔''

''ویل آپ کی طبیعت کیسی ہے اب؟ میں پریشان رہا۔''

''اوسلی چائلڈ......ذرا سا بلڈ پریشر ہائی تھا۔ ناؤ آئی ایم پرفیکٹلی آل رائٹ۔''

''آپ میرے پاس کیوں نہیں آجاتے میری بھی تنہائی دور ہوجائے گی......اور آپ کی بھی......''

''تمہاری تنہائی دور کرنے والی تو لانی پڑے گی مائی چائلڈ۔'' وہ چھیڑنے پر آمادہ تھے ہارون جھینپ سا گیا۔

''بس یار جہاں اتنے سال گزار دیئے دو سال اور سہی ریٹائرمنٹ کے بعد تمہارے پاس بھی آؤں گا۔'' وہ بولے تو ہارون دیکھتا چلا گیا۔

''آپ شادی کیوں نہیں کرلیتے اکیلے پن کا احساس نہیں ہوتا آپ کو؟''

''اگر مقدر میں اکیلا پن نہ ہوتا تو وہ مرتی کیوں......؟ پھر تم ہو ناں میرے پاس۔ تمہارا خیال مجھے تنہا نہیں رہنے دیتا۔'' انہوں نے بازو پھیلائے تو وہ ہارون ان کے فراخ سینے سے جا لگا۔

digest library.com

☆☆

''اُف از اُف صدف! اب تمہیں ہماری سننی ہے۔'' ہفتہ بھر وہ اس کی ناراضگی برداشت کرتے رہے مگر اب بس ہوچکی تھی۔ فرحان نے اسے اٹھتے دیکھا تو کلائی دبوچ لی۔

''فرحان چھوڑو مجھے۔''

''تم جاننا چاہتی ہو ناں......تو سنو......میرا جھگڑا ہوگیا تھا افتخار شاہ سے اور اس نے مجھے جان سے مارنے کی دھمکی دی ہے۔ بس خوش۔''

''پھر اس دن کیوں نہ بتایا؟'' کلائی چھڑوانے کی کوشش کی جارہی تھی۔

''تم یا تو دادی اماں کی طرح لیکچر شروع کردیتیں یا پھر رونے لگ پڑتیں؟''

''غلط تو نہیں کرتی ناں تم ان گندے اور گھٹیا لوگوں کے منہ ہی کیوں لگے تھے؟''

''آواز دھیمی رکھو......'' ڈپٹا۔

''مائی فٹ میں نہیں ڈرتی اس الو گدھے سے۔'' اس نے نفرت سے کہا تو فرحان اس کے معصوم چہرے کو دیکھتا چلا گیا۔ اگر وہ اس احمق سی لڑکی کو یہ بتادے کہ وہ صرف اس کی خاطر افتخار شاہ سے لڑا تھا تو جانے کیا کر گزرے مگر یہ طے تھا کہ

Scanned with CamScanner

digest library.com

اس پر غلط نظر ڈالنے والے کی وہ جان نکال دے گا چاہے اپنی جان گنوانی پڑ جائے۔

''اب اگر تم مجھے اس اسمگلر کی اولاد کے سامنے نظر آئے ناں تو اچھا نہیں ہوگا!'' وہ قدرے تیز آواز میں بولی۔

''مت کرو صدف اس طرح تم کیا ثابت کرنا چاہتی ہو آواز دھیمی رکھو۔''

''میں اس سے نہیں ڈرتی...... تم ڈرتے ہو؟''

''نہیں مگر...... خاموشی میں جانے کوئی مصلحت ہی ہو۔'' وہ نظریں چرا کر بولا تو وہ سر جھٹک گئی۔

☆☆

اسی روٹین میں دو تین ماہ گزر گئے اکتوبر کا اینڈ چل رہا تھا موسم بدلنے لگا تھا گرمی کی شدت میں کمی آ گئی تھی انہوں نے ڈسائیڈ کر کے جامعہ کی چھٹی کی تھی تاکہ کل آنے والی فاروق کی برتھ ڈے زبردست طریقے سے منائی جائے مگر اگلی صبح وہ اکیلی جامعہ میں موجود تھی اسے کچھ یاد آ گیا تھا اور اب وہ یہاں کھڑی بار بار رسٹ واچ دیکھ رہی تھی......

''ہیلو......'' ہارون اسے اکیلا پا کر ادھر ہی آ گیا۔

''اکیلی آئی ہو...... باقی سب کہاں ہیں؟''

''چھٹی پر...... ہیپی برتھ ڈے ٹو یو۔'' اس نے مسکرا کر بوکے اور گفٹ کے ساتھ وش کیا تو عجیب سی فیلنگ کے ساتھ وہ اس کے ہاتھ نظر انداز کر کے چہرہ دیکھنے لگا۔

''تمہیں کیسے پتہ چلا؟''

''اس دن فارم فل کر رہے تھے تو میں نے ڈیٹ دیکھ لی تھی۔''

''مگر تم جانتی ہو میں کہہ چکا تھا کہ مجھے گفٹ لینا پسند نہیں۔'' اس کے اس قدر روڈ لہجے پر وہ سخت ہرٹ ہوئی تھی ہاتھوں میں تھامے بوکے اور گفٹ بے وقعت لگنے لگے جبکہ ہارون ناگواری چھپانے کو ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔

''آئی ایم سوری!'' جانے کیوں اس کی آنکھوں میں نمی اترنے لگی۔ رات کتنی منتیں کر کے وہ وقار کے ساتھ جا کر اس کے لئے گفٹ لائی تھی اور اس نے...... ہارون کے انداز میں کوئی لچک نہیں آئی تھی تب مایوس ہو کر وہ واپس مڑ گئی اور تیز قدموں سے نکلتی چلی گئی۔

☆☆

فرحان زبردستی اسے کینٹین لے آیا۔ ہارون کو اکیلے بیٹھے دیکھا تو اسی ٹیبل پر اسے لے آیا۔

''ہائے مسٹر سنگر......'' ہارون نے مسکرا کر ہیلو کیا تھا۔

''ہم نے سوچا کیوں نہ لنچ تمہارے ساتھ کیا جائے تمہارے خرچے پر۔''

''وائے ناٹ......'' وہ مسکرا کر بولا حالانکہ صدف کا فرحان کو گھورنا نوٹ کر چکا تھا۔

''کیا لو گے تم لوگ؟'' فرحان بتانے لگا جبکہ وہ کھول کر رہ گئی۔

''آپ کیا لیں گی؟''

''کچھ نہیں......''

''کولڈ ڈرنک؟'' چہرہ دیکھا۔

Scanned with CamScanner

"اوں ہوں قطعی موڈ نہیں ہے پلیز ضدمت کرنا۔" تب ہی اس کی کلاس فیلوز نے آواز دی تو وہ ایکسکیوز کرتی اٹھ گئی۔ کتنی دیر بعد اکیلا ہارون آتا دکھائی دیا۔

"فرحان کہاں ہے؟"

"چلا گیا...... کہہ رہا تھا جلدی گھر جانا ہے۔"

"کتنا کمینہ ہے میں گھنٹے بھر سے منتظر ہوں کہ میں بھی ساتھ چلوں گی۔" اس پر شدید جھنجھلاہٹ سوار ہوگئی خواہ مخواہ میں۔

"میں ڈراپ کردوں گا۔"

"تھینکس پوائنٹ سے چلی جاؤں گی۔" وہ جانے لگی تھی۔

"تم خفا ہوناں مجھ سے صدف؟" اس کے اٹھتے قدم رک گئے مڑ کر دیکھا تو اس کی طرف متوجہ تھا۔

"اوں ہوں ہم میں ایسا کوئی تعلق نہیں جو خفا ہوتی۔"

"گلہ تو ضرور ہے مگر آئی نو تم کہو گی نہیں۔"

"نہیں ہارون گلہ کیسا...... گفٹ دینا میرا خلوص سہی مگر منع کرنا تمہارا حق تھا...... پھر تم نے واقعی مجھے کہہ دیا تھا مجھے ایسی حرکت کرنی ہی نہیں چاہئے تھی۔ اینی ویز بھول جاؤ۔" اور ہارون جانے کیوں مسکرا دیا عجیب بے بسی کے انداز میں جیسے خود پر طنزاً مسکرا رہا ہو۔

☆☆

اگلے دن وہ سب بیٹھے فرحان کے منتظر تھے کہ یکدم فائرنگ کی آواز آئی اور بھگدڑ مچ گئی جب ہی ہارون ان کے قریب آگیا تھا۔

"فاروق جلدی چلو فرحان کی لڑائی ہوگئی۔"

اور جیسے سب کے قدموں تلے سے زمین نکل گئی۔ وہ پانچوں بھاگے تھے پھر اسے نہیں پتہ کیا ہوا تھا بس اتنا معلوم تھا کہ بے سدھ پڑے فرحان کو دیکھ کر اس کی چیخ نکلی تھی اور جب ہی پیچھے سے ہارون نے صدف کا بازو تھام کر ہٹا لیا تھا......

☆☆

وہ واپس آیا تو نعمان اور فرحان کو زخمی حالت میں اٹھا کر فاروق اور عامر اسپتال لے گئے تھے عامر اور فاروق بھی زخمی تھے مگر اس وقت انہیں صرف فرحان کی فکر تھی جس کی جان کو شدید خطرہ تھا اس سمے ان کے ذہن سے صدف کا خیال بھی محو ہوچکا تھا۔ فرحان کو خون کی ضرورت تھی اور بلڈ گروپ ایک ہونے کے باعث ہارون نے خون دیا تھا جب تک فرحان کی کنڈیشن خطرے سے نہیں نکلی وہ ہلا نہیں تھا۔ اس کے گھر والوں پر جیسے قیامت گزر رہی تھی رات جا کر فرحان کی حالت بہتر ہوئی تو وہ عامر اور فاروق سے اجازت لے کر گھر آیا۔ گھر کا گیٹ کھولنے تک اس کے ذہن میں صرف فرحان تھا مگر جوں ہی لاؤنج میں قدم رکھا تو گویا سر تھام لیا۔ دوپہر حالات ایسے تھے کہ وہ جلدی میں اسے اپنے گھر میں چھوڑ کر چلا گیا تھا اور اب رات کے گیارہ بجے لوٹا تو وہ اسی حالت میں نڈھال پڑی تھی۔

"او...... وہ...... صدف......" وہ لپک کر اس کے قریب آیا...... مگر وہ بے ہوش تھی۔ بمشکل کچھ دیر کے لئے ہوش میں آتی ہذیانی کیفیت میں چلانے لگی۔ وہ از حد پریشان ہوگیا۔ وہ تو ان کے گھر کا

digest library.com

Scanned with CamScanner

فون نمبر تک نہیں جانتا تھا۔ اور صدف کی حالت ایسی تھی کہ کچھ بھی بتانے کے قابل نہیں تھی وہ صوفے پر لیٹ کر نیند میں چلی گئی تو اضطراب سے ٹہلتا باہر کامن روم میں آگیا اور اس کا خدا جانتا تھا کہ یہ رات اس کی آنکھوں میں یوں ہی ستون سے ٹیک لگائے کٹی تھی اسے فکر اپنی نہیں اس معصوم لڑکی اور اس کے گھر والوں کی تھی وہ جانتا تھا کہ یہ کتنی حساس بات ہے اپنی غلطی پر جتنا وہ شرمندہ تھا یہ صرف وہ جانتا تھا اس کا ارادہ تو صدف کو اس کے گھر چھوڑنے کا تھا مگر عین وقت پر افتخار شاہ کے دوست کو بھی گاڑی تک آتے دیکھا تو صرف صدف کی خاطر وہ بائیک اپنے گھر کی طرف لے مڑا تھا مگر اب رہ رہ کر اس کی فیملی کی پریشانی دل کاٹ رہی تھی کاش اسے فون نمبر معلوم ہوتا جانے ستارے لوٹے تو سورج پھر آب وتاب سے آسمان پر چمکنے لگا مگر وہ اسی انداز سے کھڑا رہا۔

''ہارون......'' وہ حیران پریشان بے حال الجھی آئی تھی۔

''تھینک گاڈ...... تمہیں ہوش تو آیا...... پلیز مجھے اپنے گھر کا نمبر بتاؤ تاکہ میں ان کی پریشانی دور کرسکوں۔'' وہ لپک کر اس کے پاس آیا۔

''مگر میں یہاں اور......''

''میں تمہیں ہر بات بتاتا ہوں مگر پہلے مجھے اپنا فون نمبر دو۔'' وہ اندر لاؤنج میں آیا صدف کے بتانے پر کئی بار نمبر ڈائل کئے تب شاید اس کے ذہن میں آگیا آنسوؤں کو روکتے ہوئے بولی۔

''ہمارا فون تو ڈیڈ پڑا ہے۔''

''اونو......'' وہ سر تھام کر بولا صدف الگ رو رو کر ہلکان ہو رہی تھی۔

''پلیز صدف ریلیکس۔''

''کیسے ہارون؟ میں کل سے گھر نہیں گئی میرے گھر والوں پر کیا گزر رہی ہوگی؟ ایک لڑکی کی فیملی کے لئے یہ بات......''

''صدف پلیز......'' وہ لب بھینچ گیا۔

''میں تمہیں بلیم نہیں کر رہی......مگر......'' وہ رونے لگی۔

''میرے ذہن میں اس وقت صرف تمہاری حفاظت کرنا تھا صدف اور......''

''تم پپا کے آفس چلے جاؤ...... پلیز...... گھر چلے جاؤ۔''

''ہاں...... تم مجھے بتاؤ ایڈریس۔'' وہ ایڈریس لے کر اسے تسلی دیتا اسی حلیئے میں نکل آیا تھا اور وہاں پہنچ کر وہ بخوبی اندازہ لگا سکتا تھا کہ اس گھر کی کیا حالت ہوگی۔ اس کی پوری فیملی سٹنگ روم میں جمع تھی۔ چہرے پر سب کے ہوائیاں اڑ رہی تھیں اس کی رات بھی تو ایسے گزری تھی۔ صدف کے والدین کو اتنا تو معلوم ہو چکا تھا کہ جامعہ میں جھگڑا ہو گیا کئی لوگ زخمی ہوئے فرحان کی اطلاع بھی تھی اس کے سارے فرینڈز اسپتال میں تھے مگر صدف کا کسی کو بھی کچھ نہیں پتہ تھا۔ ان کے گھر والوں کا خیال تھا وہ کڈنیپ ہوگئی ہے اور یہ بات ایک شریف خاندان کے لئے بہت بڑی بدنامی تھی وہ کسی سے اس کے متعلق پوچھ بھی نہیں سکتے تھے پوری رات ان کی سلگتے انگاروں پر کٹی تھی۔

''السلام علیکم۔'' ہارون کی آواز پر سب کی نظریں یکدم اس پر رکی تھیں جن میں اجنبی پن

digestlibrary.com

Scanned with CamScanner

digest.library.com

صاف تھا اور حیرت بھی......

''وعلیکم السلام...... جی فرمایئے۔''

''سفیان صاحب......''

''میں ہوں...... آپ بیٹھو برخوردار......'' ان کے لہجے میں اضطراب ہی اضطراب تھا۔

''مجھے آپ کی پریشانی کا اندازہ ہے اور میں آپ کی اسی اذیت کو ختم کرنے آیا ہوں۔ صدف بالکل ٹھیک ہے اور حفاظت سے ہے......'' اس کی بات پر تمام لوگ اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

''کہاں ہے وہ پلیز ہمیں بتاؤ؟''

''ریلیکس سر...... پلیز بیٹھیں۔'' اسے بمشکل تھام کر انہیں بٹھانا پڑا تقریباً سب لوگ اس کے اردگرد آ کھڑے ہوئے۔ تب ہارون نے تمام بات تفصیل کے ساتھ بتادی۔

''میری بچی......'' شاید اس کی والدہ تھیں زاروقطار رونے لگیں۔

''میری زبان پر یقین ہو تو مان لیں وہ بخیریت ہے اور بالکل حفاظت سے......''

''ہمیں لے چلو!'' اور آدھے گھنٹے بعد وہ سب کو لے آیا تو صدف اپنی مما کے گلے میں جھول گئی۔

''ہارون......!'' اچانک آواز پر وہ جھٹکے سے مڑا تو چاچو کھڑے تھے انہیں دیکھ کر وہ ان سے لپٹ گیا۔

''میاں یہاں کون کون رہتا ہے؟''

''میں اکیلا ہوتا ہوں، یہ میرے چاچو ہیں فیصل آباد میں ہوتے ہیں، ابھی آئے ہیں۔''

''تم تنہا ہو؟'' کتنے تشویش بھرے لہجے تھے

صدف جو پاپا کے سینے سے لگی بلک رہی تھی سن رہ گئی شاکڈ تو وہ بھی تھا۔

''جی مگر میرا خدا گواہ ہے کہ میں نے صدف کو ایک نظر تک اٹھا کر نہیں دیکھا۔'' وہ جانتا تھا لڑکیوں کے معاملات کتنے حساس اور سنگین ہوتے ہیں۔

''کیا بات ہے مجھے بتائیں پلیز۔'' چاچو نے الجھ کر پوچھا تھا۔

''چاچو......'' وہ ان کی طرف پلٹا تھا کچھ بتانے کو۔

''تم خاموش رہو ہارون...... پلیز آپ مجھے بتایئے۔'' تب صدف کے بڑے بھائی نے ساری بات ان کے گوش گزار کردی۔

''بی لیو می چاچو...... میں نے......'' انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے منع کردیا تب وہ پیر پٹختا باہر نکل گیا صدف کو پہلی بار اپنے ساتھ ساتھ اس کی بے بسی کا بھی احساس ہوا تھا۔ وہ گواہ تھی اس شخص نے...... جس نے رات بھر لاؤنج میں قدم تک نہ رکھا اور پوری رات محض ایک ستون کے سہارے کھڑے ہو کر گزاری تھی۔ اس کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا تھا۔ بے بس سا تھا وہ بے گناہ ہی اس سے ہمدردی کے چکر میں پھنس گیا۔ اس کا خیال بھی تھا مگر اس وقت سب سے بڑھ کر اپنی عزت کا احساس تھا پپا نے اسے بے اعتبار کر ڈالا۔

''پلیز پپا...... میرا یقین کریں۔'' وہ بے طرح بلکتے ہوئے ان کے قدموں میں جا گری تھی۔

''میری بچی ہمیں ہے تمہارا یقین مگر یہ معاشرہ، خاندان، ہم کس کس کو یقین دلائیں گے

digest library.com

کل سے یہ بات ہم نے خود سے چھپا رکھی ہے مگر کب تک......؟" ان کی آنکھیں بھی بے بسی سے نم ہوگئی تھیں۔ چاچو کو احساس تھا ایک لڑکی کا معاملہ کس قدر سنگین ہوسکتا ہے۔ ہارون نے خلوص اور ہمدردی میں سہی بہت بچکانہ اور جذباتی حرکت کردی تھی جس کا مداوا اب اسے ہی کرنا تھا۔

"میری بات سنئے بھائی صاحب مجھے اپنے بچے پر بھی اعتبار ہے اور آپ کی عزت کا احساس بھی ہے حالات کی نازک صورت حال بھی سمجھ سکتا ہوں یہ بچی مجھے ہارون کی طرح عزیز ہے اور اسی لئے میں اسے ہارون کی ہی عزت بنانا چاہتا ہوں میں آپ کی بچی کا ہاتھ مانگتا ہوں ہارون کے لئے......" سب کی زبانیں یکدم ساکت ہوگئیں۔

"آپ سوچ لیں میرے خیال سے یہ ہی فیصلہ دانش مندانہ ہے میں صبح آپ کے گھر آکر پھر بات کروں گا آپ سوچ لیجئے اچھی طرح۔" وہ بہت خاموش تھے اور ان کے جانے کے بعد شام گئے وہ لوٹا تھا فکر مند تو تھا ہی اب ان سے خفا بھی۔

"ادھر آؤ ہارون......"

"مجھے معلوم نہیں تھا آپ یوں سب کے سامنے مجھے اتنا بے امان کردیں گے۔"

"آئی ایم سوری مائی ڈیئر۔" ان کے لہجے میں محبت تھی اور اس کا تو کوئی تھا ہی نہیں دنیا میں ان کے علاوہ سو وہ بھی ان کے گھٹنوں پر سر رکھ کر بیٹھ گیا۔

"میں بے قصور ہوں چاچو میں نے صرف اس کو بچانے کے لئے یہ قدم اٹھایا تھا۔"

"مجھے اعتبار ہے اور جب بھی تھا...... مگر میری جان وہ بچی کے والد تھے ان کی پچویشن بھی تو دیکھو تم تو بہت سمجھدار ہو ہارون اندازہ لگا سکتے ہو ان کی حالت کا اور سچ پوچھو تو صدف مجھے تمہاری طرح اچھی اور معصوم لگی ہے اور میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں تمہارا نکاح صدف سے کر دوں تاکہ......"

"واٹ......واٹ از دس؟" وہ اچھلا۔

"کول ڈاؤن مائی چائلڈ......ذہن سے سوچو جذباتی مت ہو۔ حالات کا یہ ہی تقاضا ہے تم نے اس کی جان بچانے کو یہ قدم اٹھایا جو اس کے لئے کتنا اذیت ناک بن گیا اب اسے اس عذاب میں چھوڑ دو گے ہارون؟ ہمدردی میں کوئی اتنا بڑا قدم نہیں اٹھاتا۔ اگر تم نے صدف کے لئے یہ کیا ہے تو آئی بی لیو تمہارے دل میں اس کی خاص جگہ ہے۔" انہوں نے رک کر چہرہ دیکھا تو وہ سر جھکا گیا۔

"اور اب اپنی محبت کو بے امان چھوڑ دو گے؟ اسے اس تکلیف میں اکیلا رہنے دو گے؟"

"مگر چاچو......" لب ہلے تھے۔

"میں نے پرپوزل دے دیا ہے کل وہ لوگ جواب دیں گے۔" انہوں نے گویا حتمی بات کردی اور وہ جو ان سے کچھ کہنا چاہتا تھا بغور ان کا چہرہ دیکھ رہا تھا سر ان کی گود میں رکھ دیا۔

"اور وہ......وہ مان جائے گی۔"

"اس کا فیصلہ صبح ہوگا......صبح مجھے ان کے گھر جانا ہے۔"

"جو چاہیں کریں مجھے نہیں کچھ کہنا۔" اس نے آنکھیں موند لیں۔

"پہلے کبھی ذکر کیوں نہیں کیا ہارون اس کا؟"

Scanned with CamScanner

"میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا وہ میرا نصیب بھی بن سکتی ہے؟" ہولے سے لب ہلے تھے۔

اگلی شام ان کا نکاح تھا۔ سادگی سے ہی نکاح اور رخصتی عمل میں آئی تھی اور رخصتی کے وقت وہ زاروقطار لپٹ کر روئی تھی پپا سے سجاد بھائی سے نثار بھائی سے اور وقار سے۔ جس سے اس کی بے پناہ دوستی تھی۔ وہ واقعی ایسا بھائی تھا جو بہنوں کا مان ہوتے ہیں۔

"جو ہوا ہے اسے تقدیر کا فیصلہ سمجھ کر قبول کر لینا صدف ہمیں معاف کر دینا ہمیں تمہارا بھی اعتبار ہے اور ہارون کا بھی مگر ہم جس معاشرے میں سانس لیتے ہیں یہاں سانس لینا بھی بعض اوقات مشکل کر دیا جاتا ہے۔" وہ کچھ نہ بولی تھی ہاں اس کے دل میں بے پناہ گلے تھے...... مما...... پپا سے...... بھائیوں سے...... اب وہ اس گھر میں ہی لوٹ آئی تھی جسے قید خانہ سمجھ کر ایک رات مشکل سے گزری تھی۔ اس ایک شام نے ہی تو زندگی بدل دی تھی۔ اس کی بھی اور ہارون کی بھی۔ رب نے اس کی قسمت ہی اس گھر سے جوڑ دی۔

ہارون میں اور اس میں اگلے دو دن تک کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔ دونوں ہی ایک دوسرے کا سامنا کرنے سے کترا رہے تھے۔ جامعہ بند تھی ہارون جاب سے واپسی پر شام میں فرحان کی خیریت معلوم کرنے جاتا تھا۔ وہ اب تیزی سے امپرو کر رہا تھا۔ اس کا اب گھر جانے کو دل تک نہیں کرتا تھا جب کہ چاچو رہے جلدی گھر آ جاتا لیکن اب وہ بھی جا چکے تھے۔ ہارون رات گئے تک پڑھنے کا عادی تھا یوں بھی اب سمسٹرز قریب آ رہے تھے دھیرے دھیرے حالات جیسے ہی معمول پر آئے جامعہ بھی کھل گئی تھی۔ اس دن وہ صبح صبح تیار ہو رہا تھا۔

"صدف تیار ہو جاؤ یونیورسٹی نہیں چلنا؟"

بہت کم ضرورت کے وقت ہی ان میں بات چیت ہوتی تھی صدف نہ صرف اپنے گھر والوں سے خفا تھی شاید اسے بھی ناکردہ جرم کی سزا دے رہی تھی اور پھر اس نے اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا تھا پہلے دن سے ہی۔

"میرے اندر کا ڈر ابھی نہیں گیا میں نہیں جاؤں گی۔"

"احمق مت بنو صدف حالات معمول پر آ چکے ہیں اٹھو ہری اپ۔"

"آج تم چلے جاؤ میں کل سے چلی جاؤں گی۔"

"پھر کل کہہ دو گی کہ آج نہیں۔"

"پرامس...... نہیں کہوں گی۔"

"اوکے پھر دروازہ بند کر لو۔" وہ ہار مان کر بولا اور تیزی سے چائے ختم کر کے نکل گیا۔ اس کی توقع کے عین مطابق صدف کے تمام فرینڈز آئے تھے۔ اب اس کی بھی اچھی خاصی ہیلو ہائے تھی سو نظر انداز کر کے جانے کے بجائے وہ وہیں چلا آیا۔

"ہیلو...... ایوری باڈی۔ کیا حال ہیں آپ کے" فرحان کو دیکھ کر کہا تو وہ مسکرا دیا۔ وہ ہارون کے معاملے میں اب بہت بدل گیا تھا جب سے اسے پتہ چلا تھا کہ اس کی جان بچانے کے لئے اس شخص نے اپنی رگوں کا خون تک دیا تھا اسے البتہ صدف کے معاملے سے سب ناواقف تھے۔ وہ

digest library.com

Scanned with CamScanner

digest library.com

اب تک اسے بھولے ہوئے تھے فرحان کے چکر میں...... پھر فون بھی کیا تو بات نہ ہوئی۔

''صدف کو فون کیا؟''

''ہوں آنٹی نے بتایا تھا کہ گھر پر نہیں ہے وہ۔''

''مسئلہ کیا ہے یار اتنی بے مروت تو نہیں تھی وہ۔''

''وہ بہت خوفزدہ تھی۔ ان فیکٹ پرسوں مجھے اس کی ایک کزن ملی تھی بتا رہی تھی کہ......'' کرن نے لمحے بھر رک کر ہارون کو دیکھا پھر اجنبیت والا احساس مٹا ڈالا۔

''صدف کڈنیپ ہوگئی تھی۔''

''واٹ؟'' ہارون کے علاوہ تمام لوگوں کے لئے گویا دھا کہ تھا۔

''یہ حرکت اس بے ہودہ شخص کے علاوہ کسی کی ہو ہی نہیں سکتی۔ میں قبر تک نہیں چھوڑوں گا اسے۔'' اسے بچانے کی خاطر تو جان تک پر کھیل گیا تھا اور اس کی حفاظت پھر بھی نہ کر سکا۔

''ہم نے بھی تو دوبارہ اس کی خبر ہی نہیں لی بس ایک دم ہی جیسے سب بھول گئے تھے۔'' عامر اور فاروق نے سر جھکا کر کہا تھا۔

☆☆

اگلے دن صدف تیار تھی وہ بالکل خاموش تھا۔

''فرحان کو ابھی کچھ مت بتانا۔ وہ ابھی مکمل صحت یاب نہیں ہوا۔ وقت خود ہی آگاہ کر دے گا۔'' ہارون کہہ رہا تھا۔ وہ سر ہلا کر بائیک پر اس کے پیچھے بیٹھی اور پہلے پیریڈ کے بعد وہ سب کے ساتھ تھی۔ آج ہارون ان کے پاس نہیں آیا تھا۔ صدف روتی چلی گئی۔

''اتنے فون کئے کہاں تھیں تم؟''

''مما نے مجھے بتا دیا تھا، میں خالہ کی طرف چلی گئی تھی کچھ دن کے لئے۔'' جھوٹ کا سہارا لیا۔

''بہت بدلی بدلی ہو۔ اب تک اس واقعہ کے زیر اثر ہو'' فرحان نے بغور دیکھا تھا وہ لب کچلنے لگی۔

''اب تو ساری زندگی ہی اس واقعہ کے زیر اثر گزرنی ہے۔'' وہ ارد گرد سے بے نیاز تھی۔ معلوم بھی نہ ہوا کہ ہارون کب آیا اور اس کے لفظوں پر ڈس ہارٹ ہو کر واپس بھی مڑ گیا۔

''بہت عجیب ہیں ہارون بھائی بھی۔ آئے اور پھر واپس چلے گئے۔'' کرن کی بات پر وہ عجیب سے احساس سے دوچار ہوگئی وہ یقیناً ہرٹ ہوا ہوگا۔ اگر میری زندگی نے موڑ لیا تھا تو اس کی زندگی بھی تو محض میری ہمدردی میں بدل گئی تھی۔ بے اعتبار تو اسے میرے گھر والوں نے کیا تھا۔ وہ چاہتا تو خود کو الگ کر سکتا تھا۔ یوں قربانی کون دیتا ہے۔ اپنے گھر والوں نے تو اسے بے موت مارا تھا معاشرے میں مقام اور اپنے نام کا مان تو اس شخص کی بدولت ملا تھا۔ وہ تو اس قدر اونچا مقام رکھتا تھا چاہنے کے لائق تھا۔ آنکھوں پر گلاسز چڑھائے اس کا ہی منتظر تھا۔ اس کے چہرے کے ایکسپریشن کبھی بھی واضح نہیں ہوتے تھے۔ اس کے قریب آتے ہی اس نے بائیک سنبھالی تھی وہ خاموشی سے بیٹھ گئی۔ گھر پہنچ کر وہ تیزی سے تیار ہو رہا تھا کیونکہ وہ پارٹ ٹائم جاب کرتا تھا۔

digest library.com

''کھانا کھا لو ہارون۔''

''نہیں تم کھا لینا......اور سنو چاچو کا فون آئے گا آج ان سے کہہ دینا کچھ دن کے لئے آ جائیں بہت تنہا ہوں میں اور میری طرف سے انہیں بہت زیادہ سلام کہنا۔'' بال بناتا وہ مسلسل ایک سانس میں بول رہا تھا برش رکھ کر مڑا تو انہاک سے دیکھتے پایا۔

''ارے......صدف......سن رہی ہو ناں؟''

''مجھے یقین نہیں آتا تم اتنا بولتے ہو میں تمہیں جامعہ میں چار لفظ کہہ کر چپ ہو جانے والا ہارون سمجھتی تھی۔''

''مجھے اجنبی لوگوں میں بولنا قطعی پسند نہیں گھر میں تو آپ اپنوں کے سامنے بولتے ہو ناں......'' جوگرز پہنتے ہوئے وہ بہت اپنائیت سے کہہ رہا تھا اور اس کے منہ سے اپنے لئے اپنوں کا لفظ سن کر انجانی مسرت ہوئی تھی اسے۔

فرحان کئی دن سے ہارون اور صدف کو اکٹھے آتے جاتے دیکھ رہا تھا پہلے وہم سمجھا مگر اب تو یقین ہو چلا تھا۔

''تمہارا موڈ کیوں آف ہوا ہے؟''

''نہیں......'' وہ سرد انداز میں بولا۔

''واپسی پر میں تمہیں ڈراپ کر دوں گا میری بات سن کر جانا۔''

''نہیں فرحان میں چلی جاؤں گی تم بات ابھی کر لو۔''

''ہارون کے ساتھ جاؤ گی ناں؟'' لہجے میں طنز تھا۔

''ہاں......'' وہ چڑ گئی تھی۔

''تم جانتی ہو میں برداشت نہیں کر سکتا کہ تم......''

''مائنڈ اٹ میں تمہاری جاگیر نہیں......محض فرینڈ ہوں۔ آئندہ اس قسم کی بات بھی مت کرنا انڈراسٹینڈ......'' غصے میں بول کر آئی ہارون کو تنہا بیٹھا دیکھا تو ہمیشہ کی طرح چلی آئی۔ نکاح کے بعد یہ پہلی بار ہوا تھا کہ وہ جامعہ میں اپنے فرینڈز سے ہٹ کر اس کے پاس آئی تھی۔ ہارون نے پل بھر کتاب سے توجہ ہٹا کر دیکھا اس کی پلکیں نم ہو رہی تھیں تاسف کی لہریں ہارون کے وجود پر چھا گئیں۔

''میں نے تمہاری زندگی کو کتنا مشکل بنا دیا ناں؟ میری ذرا سی غلطی نے تمہارے خواب توڑ دیئے آئی نو صدف میرے باعث تم سے سب کچھ چھن گیا۔'' وہ خود بخود بولتا چلا گیا۔

''کچھ کھاؤ گی؟'' شاید اپنی باتوں کا اثر مٹانا تھا یا بولنا اچھا لگ رہا تھا۔

''صبح ناشتہ کیا تھا دل نہیں چاہ رہا۔'' اس نے منع کر دیا۔

''سنو تم چلے جانا مجھے اسائنمنٹ مکمل کرنا ہے شاید دیر ہو جائے پوائنٹ سے آ جاؤں گی۔''

''اوکے۔'' وہ بے بسی کے احساس سے چپ رہ گیا۔

☆☆

چار بجے وہ گھر پہنچی تو خلاف توقع گھر لاک نہیں تھا وہ بہت گھبرا کر اندر آئی سارا گھر چیک کیا پھر اس کے کمرے کے ادھ کھلے دروازے سے جھانکا تو بیڈ پر لیٹا جانے کیا سوچ رہا تھا۔ ہلکے والیم

Scanned with CamScanner

digest library.com

میں ٹیپ آن تھی۔ دروازہ ہلکے سے ناک کیا تو آنکھوں پر دھرا بازو ہٹا کر دیکھا پھر ویسے ہی لیٹ گیا۔ صدف نے کیسٹ پلیئر آف کر دیا۔

''تم گئے نہیں؟''

''موڈ نہیں تھا۔'' دھیرے سے بولا۔

''بتا دیتے...... میں تمہارے ساتھ ہی آ جاتی۔''

''میں نہیں چاہتا تم یہ سوچو کہ میں زبردستی تم پر اپنی مرضی مسلط کرتا ہوں۔ میں تو ویسے ہی زبردستی تم پر عمر بھر کے لئے مسلط کر دیا گیا ہوں ناں؟''

''تم ٹھیک ہو ناں؟'' وہ قریب آ بیٹھی تو ہارون نے بازو ہٹا لیا آنکھوں سے۔

''ایک ہفتے سے میں دیکھ رہی ہوں تم اب پہلے کی طرح اسٹڈیز پر بھی توجہ نہیں دے رہے حالانکہ ایگزام قریب ہیں...... تم...... تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے ناں؟''

''تمہیں نہیں لگتا میں ٹھیک ہوں۔'' پوچھا تو نظریں پھیر گئی۔

''کیا پرابلم ہے شیئر نہیں کرو گے؟'' اس کی بات پر عجیب سے انداز میں ہنستے ہوئے اٹھ بیٹھا پھر بیڈ کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند لیں اور دونوں ہاتھ بالوں میں پھنسا لئے۔

''ہارون......'' صدف کا ہاتھ اس کے مضبوط ہاتھ پر ٹھہرا تھا۔

''کیا بات ہے تم آج واقعی اپ سیٹ ہو۔''

''ہارون اویس کی زندگی کا کوئی سیٹ اپ تھا ہی کب جو اپ سیٹ ہوگا اب...... بہت ہی بے ترتیب زندگی گزاری ہے...... تنہائی کے مسافر کی زندگی کا شاید کوئی سیٹ اپ ہوتا ہی نہیں یا ہوتا ہے تو صرف تنہا رہنا عمر بھر۔ ڈونٹ وری صدف آئی ایم او کے تم کیوں خوامخواہ فکر مند ہو رہی ہو پلیز آرام کرو جا کر۔'' اس کے اطمینان دلانے پر بھی وہ مطمئن نہیں تھی۔

''چاچو یاد آ رہے ہیں؟'' اسے سمجھتی بھی تو نہیں تھی مشکل ہی مشکل تھی۔

''وہ بھولتے ہی کب ہیں؟'' مسکرا کر دیکھنے لگا۔

''ان کے علاوہ تمہارا اور کوئی اپنا نہیں ہے؟''

صدف کی بات پر وہ کتنے لمحے اسے دیکھتا رہا تھا شاید اسے خود احساس ہو جائے اپنی بات کا مگر احساسات تو دلی جذبات سے مشروط ہوتے ہیں ناں۔ وہ ہی مخصوص مسکراہٹ پھر لبوں کا حصہ بن گئی افسردہ سی ہاری ہوئی شکستہ مسکراہٹ۔

''نہیں...... اور کوئی اپنا نہیں......'' دھیرے سے کہہ کر کروٹ بدل کر لیٹ گیا۔

ایگزام قریب آتے گئے اور اتنے ہی سر پر سوار ہو گئے پھر یہ حال تھا کہ ہارون اپنے کمرے میں بند ہوتا اور وہ اپنے کمرے میں۔ پیپرز ختم ہوئے تو سکھ کا سانس میسر آیا۔ آخری پیپر کے بعد وہ تمام فرینڈز ساتھ بیٹھے تھے جب ہارون اسے لینے آیا......

''صدف چلیں۔''

''ہوں......'' وہ چونک کر مڑی پھر سر ہلانے لگی۔

''میں چھوڑ دوں گا۔ تم چلے جاؤ۔'' فرحان نے خشک لہجے میں کہا۔

"نہیں فرحان......" ہارون جانے کو مڑ گیا تھا اسے بھی مخاطب کیا۔

"ٹھہرو ہارون میں آتی ہوں۔"

"کیا خاص بات ہوگئی اب اس شخص میں کہ تم ہم سب کو اس کی وجہ سے اگنور کرنے لگی ہو۔ اس کا کیا حق بنتا ہے جو روز آ کر سر پر سوار ہو جاتا ہے۔" فرحان فوراً آپے سے باہر ہو گیا۔

"شی از مائی وائف! مسٹر فرحان علی شاہ۔" وہ ازلی اطمینان سے کہہ کر رکا نہیں تھا..... سب کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے۔ اس کے آنسو تواتر سے بہنے لگے۔

"یہ کیا بکواس کر کے گیا ہے کمینہ انسان۔"

"فرحان پلیز......اسے کچھ مت کہنا، چار ماہ قبل ہمارا نکاح ہو چکا ہے۔" وہ پانچوں شاکڈ تھے مگر اس نے آنسو پونچھتے ہوئے پچھلے مہینوں کے لفظ لفظ کی گرہ کھول دی۔

"وہ چاہتا تو اس قصے سے الگ ہو سکتا تھا مگر اس اعلیٰ ظرف انسان نے ایسا نہیں کیا میرے گھر والوں نے ان مہینوں میں مڑ کر نہیں پوچھا چلو تھا ہونا میرا فرض بنتا تھا۔"

"تم خوش ہو؟" فرحان جانے کیا سننا چاہتا تھا۔

"چاچو کہتے ہیں تقدیر کے ہر فیصلے کو بخوشی قبول کرنا چاہیے۔"

"آئی بی لیو خوشیاں تمہاری منتظر ہیں میں ہی غلط تھا۔ ہارون سے کہنا مجھے معاف کر دے۔" وہ مسکرا دی۔ تمام فرینڈز نے پھر خوش دلی سے اسے وش کیا تھا۔

"وہ بہترین انسان ہے۔ اس کا خیال رکھنا۔" یہ عمر اور فاروق نے کہا تھا پھر کرن نے اسے گھر تک چھوڑا کیونکہ ہارون چلا گیا تھا۔

☆☆

صدف کو چھوڑ کر وہ گھر آ گیا اور بند کمرہ کر کے لیٹ گیا اس نے واپس آ کر لاکھ دروازہ ناک کیا مگر ہارون نے کھول کر ہی نہیں دیا۔

"ہارون پلیز!" تب ہار کر وہ روتی ہوئی اپنے کمرے میں آ کر بیڈ پر گر گئی۔ گھنٹہ بعد وہ آیا تھا۔

"فٹافٹ منہ دھولو...... تمہارے گھر چلنا ہے۔"

"چاچو کہتے ہیں اب یہ ہی میرا گھر ہے۔" سوجی آنکھوں سے دیکھا......خود ہارون کی آنکھیں بھی سرخ تھیں۔

"تمہارے والد کے گھر۔"

"لگتا ہے تم تھکنے لگے ہو میرے بوجھ سے۔" وہ طنز سے بولی۔

"تمہاری مرضی ہے پھر شکایت مت کرنا کہ میں لے کر نہیں جاتا۔"

"گلے شکوے والا تعلق ہے ہم میں؟" اس کی بات پر گہری سانس خارج کرتا باہر نکل گیا۔ اس نے گھر مکمل طور پر سنبھال لیا مگر ہارون کو ہمیشہ ہی اپنے کام خود کرنے کی عادت تھی حتیٰ کہ وہ کھانے تک نہ پوچھتا۔ خود لے کر کھا لیتا تھا۔ چائے ہمیشہ وہ اپنے ہاتھ سے بنا کر پیتا تھا۔ اس وقت بھی وہ چائے کا مگ سنبھالے لاؤنج میں آیا

digest library.com

Scanned with CamScanner

digest library.com

تھا۔

"ایسا کب تک چلے گا ہارون؟"

"کیسا؟" اچنبھے سے پوچھا اس کی زیادہ توجہ ٹی وی پر تھی۔

"اگر تم نے مجھ پر احسان کیا تھا تو ہارون میں احسان تلے دبنے لگی ہوں۔ مجھے بری الذمہ کر دو اور اگر......"

"ہاں...... کہو...... اگر......" وہ تو متوجہ ہی ریسلنگ کی طرف تھا صدف جل کر رہ گئی ریموٹ اٹھا کر ٹی وی آف کر دیا۔

"یہ کیا حرکت ہے؟"

"پلیز ہارون اتنی غیر سنجیدگی کا مقصد؟"

ہارون قدرے جھنجھلایا تھا شاید ان میں جھڑپ ہوتی مگر تب ہی چاچو آ گئے۔

"چاچو آپ؟" وہ لپٹ گیا ان سے۔

"بہت مس کر رہے تھے ہم آپ کو۔" صدف نے ان کے کاندھے پر سر رکھ دیا تھا۔ چاچو کی آمد سے ان کی بات ادھوری رہ گئی تھی۔

☆☆

اس وقت تو بات ختم ہو گئی تھی مگر رات میں جب وہ سکون سے لیٹا گنگنا رہا تھا تو دھڑ سے دروازہ کھول کر وہ اندر آئی تھی۔

"کیا کام ہے؟" بے وقت انٹری پر وہ چڑ کر بولا مگر اس نے کچھ کہنے کے بجائے بیڈ پر بیٹھ کر باقاعدہ رونا شروع کر دیا۔

"او گاڈ کیا ہوا ہے؟"

"تم مجھے میرے گھر چھوڑ آؤ مجھے کوئی دکھ نہیں ہو گا اب یہاں نہیں رہنا مجھے...... پلیز چھوڑ آؤ۔"

"اچھا...... صبح چلیں گے۔" وہ تسلی دیتے ہوئے بولا تو حیرت سے رونا بھول کر دیکھنے لگی کیا واقعی یہ اتنا سنگدل ہے مجھے چھوڑ آئے گا؟

"اب کیا ہے؟" گھورنے پر وہ بولا تو پانی بھری آنکھوں سمیت سر نفی میں ہلانے لگی۔

"پھر جا کر سو جاؤ مجھے بھی سونے دو۔"

"ہارون میں سنجیدہ ہوں۔"

"میں نے کون سا مذاق کیا ہے، بخدا میں سونا چاہتا ہوں۔"

"میں گھر جانے کی بات کر رہی ہوں۔" اب صاف الفاظ میں بات کرنی تھی اس نے سوچ لیا۔

"میں نے کہا تھا دو دن پہلے چلو ملا لاتا ہوں تم نے ہی منع کر دیا تھا اب صبح دیکھا جائے گا۔" وہ لاپروائی سے بولا۔

"میں ہمیشہ کے لئے جانے کی بات کر رہی ہوں۔"

"نکاح کے بعد لڑکی کا گھر اس کے خاوند کا گھر ہوتا ہے والدین سے تم صرف ملنے جا سکتی ہو۔" وہ سرد اور سنجیدہ انداز میں کہتا خوامخواہ ہی ڈریسنگ کے سامنے جا کھڑا ہوا۔

"میں کسی پر بوجھ بن کر نہیں رہنا چاہتی۔" آئینہ میں نمایاں اس کے عکس کو دیکھ کر کہا۔

"تم میری ذمہ داری ہو، بوجھ نہیں۔ صدف ہارون صاحبہ۔" چبا چبا کر گویا جتایا تھا اس پر۔

"ذمہ داری جانتے ہو کسے کہتے ہیں؟" وہ

Scanned with CamScanner

digest.library.com

منہ پھلا کر کھڑی ہوگئی اس نے قریب آ کر دونوں شانوں کو تھام لیا۔

''چلو تم بتا دو تمہیں تو احساس ہوگا ذمہ داری کسے کہتے ہیں؟'' بہت دنوں بعد اس کے لہجے میں وہ ہی کاٹ اور اجنبی پن محسوس ہوا تھا۔ جو کبھی جامعہ کے زمانے میں ہوتا تھا اور وہ جو لڑنے ہی اپنے پن کے احساس سے آئی تھی اس اجنبیت پر پھر سے دور فاصلے پر جیسے جا کھڑی ہوئی تھی۔

''آئی تھنک میں نے تمہیں ڈسٹرب کیا ہے تم سو جاؤ آئی ایم سوری۔'' نرمی سے ہاتھ ہٹا کر وہ جانے کو مڑ گئی۔

''ڈسٹرب تو تم نے عرصہ ہوا کر دیا تھا......'' اس کی آواز اسے قطعی اجنبی لگی تھی لفظ اور لہجہ تو جیسے یقین کے لائق ہی نہیں تھا۔ بے یقینی سے مڑی تو گنگناتا بے نیاز سا سونے کی تیاری کر رہا تھا۔ اس کی گنگناہٹ میں اس کا فیورٹ سونگ تھا۔ وہ اسی طرح ساکت کھڑی تھی جب وہ اطمینان سے چلتا عین اس کے سامنے کھڑا ہو گیا اور آنکھوں میں دیکھنے لگا۔

''میں نے زندگی کو قطعی حقیقت پسندی سے گزارا ہے صدف مگر میری زندگی میں پہلا خواب بھرنے والی تم ہو۔ میں نے دل کی آہٹوں میں محسوس تمہیں کیا ہے صرف تمہیں اور تم نے ہی احساس دلایا کہ دل میں جذبات بھی ہیں۔''

''جھوٹ بالکل جھوٹ ...... میرے خلوص کو ہر بار اپنے رویے سے تم نے دھتکارا ہے ہر وہ قدم جو میں نے تمہاری جانب اٹھانا چاہا تذلیل کر کے پیچھے دھکیل دیا خلوص کی قدر تو دشمن بھی کرتے ہیں ہم تو پھر اچھے کلاس فیلوز تھے تم نے کس غیریت سے میرے پھول تھامے ہاتھوں اور خلوص کو جھٹک دیا تھا جتنا میں چاہتی کہ تم سے ہی تم کو جانوں تم اتنا ہی سرد رویہ کر لیتے میری نیت اور خلوص کو تم نے ہمدردی اور بدلے کا نام دیا۔ ہر بار میری توہین کی اور اب تم دعویٰ کرتے ہو کہ......'' وہ نفی میں سر ہلانے لگی ہارون خاموشی سے اس کا نکلتا غبار سن رہا تھا۔ وہ تمام لمحات یاد تھے اسے جب دل پر ضبط کر کے وہ ایسا کرنے پر مجبور تھا۔

''اب تم کہو گے کہ میں سمجھتا تھا تم فرحان میں انوالو ہو گی یہ پرانی بات ہے پرانی ریت ہے تم مردوں کی۔ محدود سوچ اور شکی مزاج۔''

''مجھے سمجھنے کی ضرورت نہیں تھی مجھے یقین تھا کہ فرحان تم میں انوالو ہے مجھے صرف اتنا پتہ ہے کہ میں خود کو تمہارے قابل نہیں سمجھتا تھا حالانکہ میں جانتا تھا کہ تمہارے دل پہ کسی اور کا نام درج نہیں ہے مگر ہر بار مجھے یہ احساس پیچھے دھکیل دیتا تھا کہ فرحان مجھ سے بہتر ہے ہوسکتا ہے یہ محض میرے اندر کا احساس ہو مگر مجھے ہمیشہ تم میں اور خود میں فاصلہ نظر آیا۔ بخدا میں تو کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا صدف کہ تم میرا نصیب بن سکتی ہو۔ میرے دل کی رانی میرا مقدر بن کر اس گھر میں اتر سکتی ہے خود کو کب میں نے اتنا خوش نصیب جانا تھا وہ تو جانے کونسی گھڑی کی دعا قبولیت پا گئی۔'' مگر وہ نفی میں سر ہلاتی رہی اس کے اندر

Scanned with CamScanner

digest library.com

بے پناہ لگے تھے۔

"تم نے میری برتھ ڈے پر مجھے وش کیا گفٹ دیا جسے میں کتنے دل سے قبول کیا تھا اور جب میں نے چاہت اور خلوص سے تمہارے لئے گفٹ لیا اتنی خوشی خوشی وش کیا تو تم نے میری محبت اور خلوص کو پاؤں تلے روند دیا اور پھر مجھ سے پوچھتے تھے کہ میں خفا ہوں۔ کیا تم نہیں جانتے تھے کہ میں ہرٹ ہوئی ہوں؟ کیا تمہیں مجھ سے سوری نہیں کرنی چاہئے تھی؟"

"میں نے تمہیں ہرٹ کیا تھا مجھے احساس ہے مگر صدف یہ احساس کہ تم میری نہیں ہوسکتیں مجھے اذیت پسند بنا دیتا تھا میرے اندر جنگ جاری رہتی اور اس الجھن کا شکار تم ہوتیں تمہارے میری طرف بڑھتے ہوئے قدم مجھے مزید ڈسٹینس کر دیتے تھے اور میں جھنجلا کر اس طرح ری ایکٹ کر جاتا۔"

"ہمارے نکاح کو کتنا عرصہ ہو گیا تم اب تو کہہ سکتے تھے مگر تمہارا رویہ دن بدن اجنبی بنتا گیا میں نے ہر دم ہر پل کوشش کی تمہیں سمجھنے کی۔ تمہارے اندر اتر کر پڑھنے کی تمہارے مزاج کو پانے کی مگر یہاں بھی تم نے ہر بار میرے قدم کو اپنی کج روی اور سرد مہری سے روکے رکھا اب تو میں تمہاری قسمت تھی اب کون سا فاصلہ تھا تمہارے اندر کا شک؟"

"نہیں...... میرے دل میں کبھی شک نہیں رہا میرا خدا گواہ ہے تمہارا اپنا رویہ ہمارے درمیان حائل رہا۔ مجھے محسوس ہوتا تھا میں محض مجبوری میں تمہاری زندگی میں شامل ہوا ہوں دل تک رسائی نہیں ہے۔ صرف نام کی حد تک اس دن اپنے فرینڈز کے ساتھ بیٹھ کر تم نے جو لفظ کہے تھے وہ میرے دل میں اتر گئے تھے اور پھر میں نے خود کو اپنے اندر محدود کر لیا۔"

"کبھی جاننے کی سعی کر لیتے اتنا حق تو تم رکھتے تھے کہ پوچھ سکتے تم خود سوچو جن حالات سے ہم گزرے ہیں میری ذہنی حالت کیا ہوگی؟ والدین کا اعتبار جس لڑکی سے چھن جائے وہ کس قدر ٹوٹ کر بکھر چکی ہوگی۔ میں کتنی ڈسٹرب تھی تم تو اندازہ کر سکتے ہو؟ سمجھ سکتے ہو؟ ایسے میں ہارون مجھے صرف تمہارے نام کی ہی نہیں تمہاری بھی ضرورت تھی۔ تم نے مجھ سے برا سلوک نہیں کیا مگر اپنا احساس بھی نہیں دلایا۔ یہ بتانے کی ضرورت نہیں محسوس کی کہ میں اب ان مشکلات میں تنہا نہیں۔ تم بھی میرے ہم قدم ہو میرے ہر دکھ کے درماں تکلیف کے ساتھی! ٹھیک ہے جذبے محسوس کئے جاتے ہیں مگر انہیں عیاں کرنا بھی ضروری ہوتا ہے اور پھر تم جیسے کول شخص جس کے چہرے سے کسی بھی قسم کے ایکسپریشن کا اندازہ لگانا بہت مشکل ہو کو میں کیسے خود سے سمجھ سکتی تھی۔" وہ خاموش ہو گئی۔

"میں نے تمہارا ہاتھ محض اپنا نام دینے کو نہیں تھاما تھا بلکہ تمہارے ہر دکھ کو اپنے اندر اتارنے کا عہد کر کے تھاما تھا لیکن تم نے کبھی اپنے رویے میں لچک ہی نہیں رکھی۔ تم اپنے والدین بہن بھائیوں سے خفا ہو مگر مجھے تم نے یہ امپریشن دیا کہ میں بھی تمہارا خطاوار ہوں اور مجرم ہوں۔ میں نے بھرپور کوشش کی تمہاری خاموشی کو توڑنے

Scanned with CamScanner

کی، خلاف نیچر میں بہت بولا تا کہ دل پر رکھا تمہارا بوجھ کچھ ہلکا ہو جائے میری بے تکی باتوں سے...... مگر تم نے مجھ سے زیادہ شیئر تو اپنے فرینڈز سے کر لیا۔ تب میں نے تمہیں تمہارے حوالے کر دیا کہ شاید تم خود محسوس کر لو کہ ایک واحد تم ہی نہیں اس گھر میں ایک شخص اور ہے تنہا ہمیشہ سے اکیلا اسے بھی ساتھی کی ضرورت ہے کسی رازدار کی ضرورت ہے جس کے سامنے وہ اپنا دل کھول کر رکھ دے۔ مگر تم نے کبھی مجھے اپنا ہونے کا احساس نہیں دلایا تم تو اپنے دوستوں سے شیئر کر کے دل کا بوجھ ہلکا کرتی تھیں مگر صدف دن بدن میرے دل کا بوجھ بڑھتا چلا گیا۔ میری آنکھیں میرے لب منتظر رہتے تم سے کچھ کہنے کو کچھ سننے کو مگر...... صدف...... تمہیں یاد ہے چند دن پہلے تم نے مجھ سے کیا سوال کیا تھا؟ کہ میرا چاچو کے علاوہ کوئی اور اپنا نہیں...... کیا تمہیں یہ پوچھنا چاہئے تھا؟ میری نظریں کتنی دیر تمہارے چہرے پہ یہ احساس ڈھونڈتی رہیں کہ شاید تم خود محسوس کر لو کہہ دو کہ ہاں میں ہوں ناں تمہاری اپنی مگر مجھے ایسا کوئی احساس نہیں ملا اور تنہائی کے سفر کی طرف ایک قدم اور بڑھاتے ہوئے میں نے کہہ دیا تھا کہ نہیں ہے اور کوئی اپنا سچ کہو صدف اس تمام عرصے میں کب تم میری طرف چل کر آئیں حالانکہ میں نے بارہا کوشش کی مگر پھر میں تھک گیا صدف مجھے لگا سب فضول ہے میرے نصیب کی تنہائیاں شاید دائمی ہیں چاہوں بھی تو نہیں چھٹکارا پا سکتا۔'' بہت دھیمے لہجے میں وہ ان تمام دنوں کی کیفیت کہتا چلا گیا۔ صدف کا سر جھک گیا۔

''آئی ایم سوری ہارون۔'' شفاف موتی پلکوں پر چمکنے لگے۔

''میرا مقصد تمہیں شرمندہ کرنا ہرگز نہیں ہے۔'' اپنے ہاتھوں سے اس کے آنسو صاف کئے۔

''اگر دل کا حال کھول کر تمہارے سامنے رکھا ہے تو صرف اس لئے کہ تم ہی میری پہلی اور آخری رازدار ہو جس سے میں نے سب کچھ شیئر کیا ہے اپنے اندر جمع کی ہوئی برسوں کی باتیں اور اگر تمہیں یہ گلہ لگا ہے تو یہ سمجھ کر نظر انداز کر دو کہ گلہ اپنوں سے کیا جاتا ہے اور سنو اپنوں سے معافی نہیں مانگی جاتی۔''

''خدانخواستہ مما پپا میرا نکاح کسی اور سے کر دیتے تو شاید میں مر چکی ہوتی۔ کیونکہ ہر کوئی تمہاری طرح اونچا نہیں ہوتا۔ بہت بڑا دل رکھنے والا۔'' وہ بہت آہستگی سے اعتراف کر رہی تھی۔

''دل جتنا بڑا سہی راج صرف تمہارا ہے۔'' وہ پہلی بار مسکرایا تھا۔

''صبح چلیں گے انکل آنٹی سے ملنے۔'' اس کے حوالے سے پہلی بار مما پپا کو کسی رشتے سے پکارا تھا۔ دونوں بانہوں میں سمیٹ کر ہارون نے اس کا سر تھپتھپایا تھا۔

''بڑوں سے ناراض نہیں ہوتے ان کے ہر فیصلے میں مصلحت ہوتی ہے۔ اب یہ کم تو نہیں ہے ناں کہ آج میرے دل کی رانی...... میرے قریب ہے......'' وہ ہلکے سے گنگنایا تھا صدف نے مسکراہٹ چھپانے کو سر جھکا کر اس کے سینے پر رکھ دیا۔

digest library.com

Scanned with CamScanner